بروج

سورہ نمبر 85

تنزیلی نمبر *20

آیات 22

پارہ 30

مکی

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سورہ بروج

فضیلت سورہ بروج

📖 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ سورہ پڑھے گا اسے اجر عظیم عطا ہوگا اور وہ خوف ناک چیزوں اور دشواریوں سے محفوظ رہے گا۔ (خصوصیات و فوائد قرآن)

📖 مصباح میں ہے کہ جو یہ سورہ بستر میں پڑھے گا وہ محفوظ رہے گا اور جو گھر میں نکلتے وقت یہ سورہ پڑھے گا تو وہ خود اور گھر میں جو اہل و عیال اور مال و منال ہوگا وہ سب محفوظ رہے گا اور جو اس سورے کے آغاز سے "قتل اصحاب الاخدود" تک پڑھے گا تو بھڑوں اور بڑے چوہوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے کافی ہوگا۔ (خصوصیات و فوائد قرآن بحوالہ مصباح کفعی)

وقتِ نزول

📖 زمان نزول کا تعین کرنا مشکل ہے تاہم مضمون سے عندیہ ملتا ہے کہ یہ سورۃ مکہ میں مشرکین کی طرف سے مظالم میں دن بدن اضافہ ہونے کے دوران نازل ہوئی ہے۔ (کوثر)

ذات البروج

1۔ وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الۡبُرُوۡجِ ﴿۱﴾
قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔
(اظھر)

حجر، 15:16- وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ١٦
فرقان، 25:61- تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ٦١
نساء، 4:78- اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ۔۔

2۔ وَ الۡیَوۡمِ الۡمَوۡعُوۡدِ ﴿۲﴾
اور قسم ہے وعدہ کیے گئے دن کی۔
(اظھر)

بروج

📖 برج/بروج۔ کسی محل کے چاروں طرف جو محفوظ کوٹھڑیاں بنا دی جاتی ہیں انہیں بُروج کہا جاتا ہے۔ جو کوٹھڑیاں شہر پناہ یا قلعہ کی دیوار پر بنائی جاتی ہیں انہیں بھی بروج کہتے ہیں۔ نیز اس کی معنی قلعہ کے بھی ہوتے ہیں۔ ★(تاج) (Dictionary of English)

📖 قدیم علم الافلاک کی رو سے، آسمان میں بارہ برج تسلیم کئے جاتے تھے۔ ابن درید نے (جمہرۃ اللغۃ میں) لکھا ہے کہ عرب، ان بروج السماء (آسمانی بروج) کو نہیں جانتے تھے۔ ان کے کلام میں "منازل قمر" کو تو ذکر ملتا ہے لیکن "بروج السماء" کا ذکر نہیں ملتا۔ (Dictionary of English)

Constellations – بروج

- روٹ ورڈ " ب ر ج" سے یہ ٹوٹل قرآن میں 7 بار آیا۔
اور لفظ "بروج" ٹوٹل 4 بار آیا۔

- قرآن کے لفظ "بروج" سے آج کے دور کے Constellations مراد لینے میں کچھ غلط نہیں ہوسکتا، کیونکہ سورہ حجر کی آیت کہتی ہے کہ ہم نے انہیں "ناظرین" کے لیے "مزین" کر دیا۔
اگر یہ مراد نہیں ہیں، تو پھر کوئی بتائے کہ وہ آسمان میں کیا چیز ہے جو نظر بھی آتی ہو، اور دیکھنے میں خوبصورت بھی ہو؟

آسمانوں/ستاروں کا علم یقینا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی پہلے "صائیبت" وغیرہ سے چلا آرہا تھا۔ اس لیے ستارے کو جھرمٹ مل کر جو شکل بناتا ہے، یقینا اُسے ہی "برج" کہتے۔ (واللہ اعلم)

- ٹوٹل 88 کانسٹیلیشن اب تک International Astronomical Union (IAU) کی طرف سے پہچانے گئے ہیں، جن میں سے 36 کانسٹلیشن شمالی آسمان یعنی northern celestial hemisphere میں دیکھے جا سکتے ہیں، اور 52 southern celestial hemisphere میں۔

Constellation ستاروں کے جھرمٹ کو کہتے ہیں، جو زمیں سے دیکھنے پر ایسا لگتا ہے کہ وہ آپس میں ایک ساتھ ہیں، اور کوئی شکل بنا رہے ہیں۔ اُسی شکل کی مناسبت سے اُن کے نام رکھے گئے ہیں۔ اُن میں سے کئی قدیم ہے، جن کو قدیمی لوگوں نے جیسا سمجھا ویسا نام دیا۔ اکثر کے Greek Mythology کی مناسبت سے نام ہیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں: Andromeda, Cassiopeia, Perseus, Pegasus, Hercules, Orion, Ursa Major, Ursa Minor, Canis Major, Canis Minor, Eridanus... اسکے علاوہ 12 Zodiac مشہور کانسٹیلیشن جو سورج کے راستے میں آتے ہیں۔

Zodiac Signs

Zodiac constellations are constellations that lie along the plane of the ecliptic. The ecliptic, or the apparent path of the Sun, is defined by the circular path of the Sun across the sky, as seen from Earth. In other words, the Sun appears to pass through these constellations over the course of a year.

The passage of the Sun through the zodiac is a cycle that was used by ancient cultures to determine the time of year. Most of the planets in the solar system have orbits that take them near the ecliptic plane, within about 8 degrees above or below.

There are 12 constellations in the zodiac family. They can all be seen along the ecliptic. They are: Aries,Taurus, Gemini, Cancer, Leo, Virgo, Libra, Scorpius, Sagittarius, Capricornus, Aquarius and Pisces.

شاھد کون مشھود کون؟

3۔ وَ شَاہِدٍ وَّ مَشۡہُوۡدٍ ﴿۳﴾
قسم ہے شاھد و مشھود کی۔
(اظھر)

📖 "اب رہی یہ بات کہ شاہد و مشہود سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں مفسرین اسلام کے اندر سخت اختلاف ہے اور بعض حضرات نے اس اختلاف آراء کی تعداد 48 بیان کی ہے کہ سولہ (16) قول شاہد کے بارے میں ہیں اور (32) قول مشہود کے بارے میں ہیں۔ (تفسیر کاشف) اسی اختلاف کے پیش نظر بعض علما نے اسے متاشبہات میں داخل کرتے ہوئے اس کے مفہوم کو متعین کرنا مشکل قرار دیا ہے۔ (فصل الخطاب)" (فیضان الرحمٰن)

📖 مگر ہمارے نزدیک یہاں شاہد سے حضرت رسول خداؐ اور مشہود سے قیامت مراد ہے جیسا کہ مروی ہے کہ جب حضرت امام حسن مجتبیٰؑ سے اس شاہد و مشہود کا مفہوم پوچھا گیا تو فرمایا "شاہد سے حضرت پیغمبر اسلامؐ مراد ہیں اور مشہود سے قیامت کا دن مراد ہے پھر آپ نے اپنے بیان کردہ مفہوم کی تائید میں قرآن مجید کی یہ دو آیتیں پیش فرمائیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (33:45)
ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ (11:103)

📖 بے شک یہ حدیث مرسل ہے مگر چونکہ ظواہر قرآن کے مطابق ہے اور اس کے معارض کوئی حدیث موجود نہیں ہے تو اس پر اعتماد کرنے میں ہرگز کوئی اشکال نہیں ہے۔ (فیضان الرحمٰن)

✎ سورہ ق کی روشنی میں کراما کاتبین انسان کے دائیں بائیں بیٹھے ہیں، جو انسان کے ہر عمل کے "شاہد" ہیں۔ اور انسان "مشہود" ہے۔

إِذْ يَتَلَقَّى ٱلْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ ٱلْيَمِينِ وَعَنِ ٱلشِّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَّا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ ٱلْمَوْتِ بِٱلْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۝ وَنُفِخَ فِى ٱلصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلْوَعِيدِ ۝ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَشَهِيدٌ

(سورۃ ق، آیات 17-21)

اصحابِ اُخدود

4۔ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ﴿۴﴾

مارے گئے اصحاب الاُخدود۔

(اظہر)

📖 مفسرین کے درمیان اس واقعہ میں اختلاف ہے۔ سب سے زیادہ مشہور واقعہ یہ ہے کہ یہ واقعہ یمن کے قبیلہ حمیر کے ذونواس نامی بادشاہ کے زمانے کا ہے۔ ذونواس حمیر قبیلے کا ایک فرد تھا، یہودی ہوگیا۔ اس کے ساتھ اس کا اپنا سارا قبیلہ بھی یہودی

ہوگیا۔ اُس نے اپنا نام یوسف رکھ لیا۔ اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہا۔ آخر ایک زمانہ ایسا آیا کہ کسی نے اُسے بتایا کہ سرزمین نجران جو یمن کا شمالی حصہ ہے، اس میں ابھی تک ایک نصرانی گروہ اپنے مذہب پر قائم ہے۔ اُس کے ہم مذہب لوگوں نے اُسے اُبھارا کہ اہلِ نجران کے لوگوں کو یہودی بنالیا جائے، بادشاہ نجران کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے وہاں کے رہنے والوں کو اکٹھا کیا اور اُن کے سامنے دین یہود پیش کیا کہ وہ اُسے قبول کرلیں لیکن انھوں نے انکار کردیا اور اُنھوں نے شہادت قبول کرنے کا عزم کرلیا۔ ذونواس نے حکم دیا کہ خندقیں کھودی جائیں پھر ان میں لکڑیاں ڈالی گئیں اور اُنھیں آگ لگادی گئی۔ ذونواس اور اُس کے ساتھیوں نے نصرانیوں کے ایک گروہ کو پکڑ کر اس آگ میں زندہ جلا دیا اور دوسرے گروہ کو تلوار کے گھاٹ اُتاردیا۔ اس طرح آگ میں جلنے والوں اور تلواروں سے قتل ہونے والوں کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ (نورالثقلین)

📖 جنہوں نے مومنین کو قتل کیا مارا.. اور تماشا دیکھتے رہے... جبکہ انکا قصور صرف اتنا تھا کہ: " وما نقموا منهم إلا أن يؤمنوا بالله العزيز الحميد" (اور اُن اہل ایمان سے اُن کی دشمنی اِس کے سوا کسی وجہ سے نہ تھی کہ وہ اُس خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے (مودودی))

📖 روایت ہے کہ وہاں سے ذوثعبان نامی ایک شخص نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے قیصر روم سے یا دیگر روایت کے مطابق

حبش کے بادشاہ نجاشی سے یہ واقعہ بیان کیا تو حبش کے بادشاہ نے یمن پر حملہ کر کے ذونواس کو قتل کیا۔ یہودی حکومت ختم ہونے کے بعد یمن حبشی عیسائی سلطنت کا حصہ بن گیا۔
تفہیم القرآن میں ہے: یہ ۵۲۳ء میں پیش آیا اور حبش کے بادشاہ نے ۵۲۵ھ میں یمن پر حملہ کر دیا۔ لکھتے ہیں: اس کی تصدیق حصین غراب کے کتبے سے ہوتی ہے جو یمن میں موجودہ زمانے کے محققین آثار قدیمہ کو ملا ہے۔ (تفسیر کوثر)

- جیسے مفسر کوثر نے بیان کیا، جس سے پتہ چلتا، اس واقعہ کا تعلق حبشہ کے بادشاہ کے ساتھ تھا، اور چونکہ مسلمانوں نے پہلی ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی، تو عین ممکن ہے پسِ پردہ اس آیت میں اس کا ضمیر روشن کرنے کے لیے کچھ پیغام ہو۔ اور حبشہ کا بادشاہ (نجاشی) جس کا اصل نام أَصْحَمَة بن أبجر بتایا جاتا، مسلمان بھی ہوگیا تھا، جب سورہ مریم کی آیات اس نے سنیں۔

- الأُخدُودِ:(خ د د) کے معنی ہیں زمین میں مستطیل اور گہرا گڑھا (خندق)۔ (کوثر)

- قُتِلَ :یہ تعبیر بد دعا ہے اخدود کے واقعہ کے مرتکب لوگوں کے لیے کہ وہ ہلاکت میں جائیں۔ (کوثر)

- ? واقعہ کو مدِنظر رکھتے ہوئے "اصحٰب الأُخدود" سے آیا مارنے والے مراد ہیں؟ یا مرنے والے؟

پر جیسا کہ "قُتِل" کی ڈیفینیشن بتاتی ہے کہ یہ لفظ بد بدعا کی معنیٰ میں ہے، جیسا کہ سورہ عبس میں آچکا: قُتِلَ الاِنسَانُ مَا آكفَرَهُ (80:17). اس حساب سے یہاں بھی اصحاب اُخدود سے ظالم/ مارنے والے مراد ہو سکتے، جنہوں نے خندقیں کھود کر اس میں مظلوم لوگوں کو ڈال دیا، اور آگ لگا کر اوپر بیٹھ گئے۔ اس لیے اللہ نے ان "ظالموں" کو کہا کہ اصل میں "النار ذاتِ الوقود" آگ والے تو تم ہو.

5۔ النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ﴿۵﴾
ایندھن والی آگ (والے)
(اظهر)

6۔ اِذۡ ہُمۡ عَلَیۡہَا قُعُوۡدٌ ﴿۶﴾
جب وہ اس کے اوپر بیٹھے تھے۔
(اظهر)

7۔ وَّ ہُمۡ عَلٰی مَا یَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ شُہُوۡدٌ ﴿۷﴾
اور وہ مومنین کے ساتھ روا رکھے گئے اپنے سلوک کا مشاہدہ کر رہے تھے۔
(بلاغ القرآن)

8۔ وَ مَا نَقَمُوۡا مِنۡہُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ﴿۸﴾
اور ان (ایمان والوں) سے وہ صرف اس وجہ سے دشمنی رکھتے تھے کہ وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے تھے جو بڑا غالب آنے والا، قابل ستائش ہے۔
(بلاغ القرآن)

9۔ الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ؕ﴿۹﴾

وہی جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

(بلاغ القرآن)

شاھد و مشھود (آیت 3)، اور شھود (آیت 7) کے بعد اللہ تعالیٰ بتا رہے کہ وہ ہر چیز پر "شھید" ہیں۔

صرف ایمان و عقیدے کی بنیاد پر لوگوں کا قتل بہت بڑا جرم ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بھی کسی کو صرف اس کے عقیدے کی بنیاد پر قتل کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ یہود یا نصاریٰ کیوں نہ ہوں۔ قتل ان کافروں کو کیا جاتا ہے جو مسلمانوں سے حالت جنگ میں ہوں۔ (تفسیر کوثر)

یہ آیت اور اسکی مفسر کوثر کی تفسیر کھلم کھلا اس بات کی گواہی اور دلیل ہے کہ اسلام بلاوجہ صرف عقیدے کی بنیاد پر کسی کو قتل کرنے کی دعوت نہیں دیتا، جیسا کہ آج کے دور کے کچھ نافہم لوگوں نے قرآن کی کچھ دوسری (جہاد والی) آیتوں کو دیکھتے ہوئے یہ مطلب سمجھ لیا ہے۔

10۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَهُمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ﴿ؕ۱۰﴾

جن لوگوں نے مومنین اور مومنات کو اذیت دی پھر توبہ نہیں کی ان کے لیے یقینا جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے۔

(بلاغ القرآن)

- یہ آیت اس سورہ کو متن و مقصد کو کل ملا کر summarized کر دیتی ہے۔

- یہ اس زمانے کی بات ہے جب روئے زمین پر عیسائی مذہب اپنے صحیح خد و خال میں لوگوں میں رائج تھا۔ اسی لیے اللہ نے انہیں مؤمنین کہا ہے۔ (کوثر)

11۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ۬ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡکَبِیۡرُ ﴿ؕ۱۱﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان کے لیے ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہی بڑی کامیابی ہے۔

(بلاغ القرآن)

رب کی پکڑ بڑی سخت ہے

12۔ اِنَّ بَطۡشَ رَبِّکَ لَشَدِیۡدٌ ﴿ؕ۱۲﴾

بے شک تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے

(اظهر)

13۔ اِنَّہٗ ہُوَ یُبۡدِئُ وَ یُعِیۡدُ ﴿ۚ۱۳﴾

وہی ہے جو پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے اور وہی اعادہ بھی کرے گا۔

(ڈاکٹر اسرار احمد)

📖 اَ لْعَوْدُ . لوٹنا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اَ لْعَوْدُ کسی کام کو ابتداء کرنے کے بعد دوبارہ کرنا ہوتا ہے۔ ... سورہ مجادلہ میں ہے۔ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا [58:3] پھر وہ اپنی کہی ہوئی بات کی طرف پلٹتے ہیں۔ عَائِدٌ ۔لوٹ جانے والا،... اَ عَادَ ۔وَيُعِيْدُ [85:13]۔ لوٹانا۔ نیز اس کے معنی منزل مقصود تک پہنچانے کے بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ مَعَادٌ کے معنی ٹھکانا یا انجام**(غریب القرآن۔ مرزاابوالفضل) . ... بہر حال یہ واضح ہے کہ يُعِيْدُ سے مراد تکرار نہیں (یعنی بار بار لوٹانا نہیں) بلکہ ہر شے کو مختلف گردشیں دے کر (مختلف مراحل سے گزار کر)اس کی ابتدا سے آخری نقطہء تکمیل تک پہنچانا ہے۔ ... اَ لْمُعِيْدُ اسے کہتے ہیں جو اس کام کی طاقت رکھے جس کا وہ عادی ہو چکا ہے۔ ... تصریحات بالا سے واضح ہے کہ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ [85: 13]۔ میں تکرار اور اعادہ ہی مراد نہیں بلکہ پوری پوری قوت اور طاقت ، تدبیر اور واقفیت سے آخری نقطہ (انجام) تک پہنچانا بھی مراد ہے۔ یہ ہے ہر شے کا مَعَادٌ . (ڈکشنری آف قرآن)

📖 تخلیق کائنات کے سلسلہ میں قرآن کریم میں متعدد مقامات پر آیا ہے کہ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ [10:4]۔ "وہی مخلوق کی ابتداء کرتا ہے اور پھر اسے گردش دیتا ہے"۔ (ڈکشنری آف قرآن)

غفور و الودود

14۔ وَ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الۡوَدُوۡدُ ﴿۱۴﴾

اور وہ بڑا معاف کرنے والا، محبت کرنے والا ہے۔

(بلاغ القرآن)

📖 جہاں اللہ کی پکڑ ظالموں کے لیے شدید ہے وہاں اللہ کی طرف آنے والوں سے وہ نہایت محبت کرنے والا ہے۔ صرف یہ نہیں کہ ان کے گناہوں سے درگزر فرمائے گا بلکہ اس کے بعد محبت بھی فرمائے گا۔ جب کہ صرف گناہوں کا معاف کر دینا بہت بڑا احسان ہے۔ (کوثر)

15۔ ذُو الۡعَرۡشِ الۡمَجِیۡدُ ﴿۱۵﴾

بڑی شان والا، عرش کا مالک ہے۔

(بلاغ القرآن)

16۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ﴿۱۶﴾

جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔

(اظھر)

جنود

17۔ ہَلۡ اَتٰىکَ حَدِیۡثُ الۡجُنُوۡدِ ﴿۱۷﴾

کیا آپ کے پاس جنود (والوں) کی خبر پہنچی ہے؟

(اظھر)

✎ اور پھر دوبارہ ان سب قوموں کا ذکر جنھوں نے ان کو تنگ کیا جو اللہ پر ایمان لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ماضی کی مثالوں سے اپنی سخت پکڑ کی چند مثالیں بھی دکھا دی۔ کہ اللہ صرف بول کر ڈراتا نہیں ہے، بلکہ کرکے بھی دکھاتا ہے۔ اس لیے یہ قرآن بھی (آخری دو آیات کے حوالے سے) کوئی مذاق نہیں ہے، اللہ جب کہتا ہے، عذاب کرے گا تو عذاب کرے گا، اللہ جب کہتا ہے "فویل للمصلین" تو سمجھ جائیں واقعی میں ان مصلین کے لیے ویل ہے جو نمازوں سے غافل ہیں ... اور وہ خود بھی کہیں گے "قالوا لم نكُ من المصلین"...

? کون جنود (لشکروں) والے؟

18۔ فِرۡعَوۡنَ وَ ثَمُوۡدَ ﴿۱۸﴾
فرعون اور ثمود کی؟
(بلاغ القرآن)

19۔ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فِىۡ تَكۡذِيۡبٍ ﴿۱۹﴾
لیکن کافر (جان بوجھ کر) تکذیب میں (گرفتار) ہیں۔
(جالندھری)

20۔ وَّ اللّٰهُ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ مُّحِيۡطٌ ﴿۲۰﴾
اور اللہ نے ان کے پیچھے سے ان پر احاطہ کیا ہوا ہے۔
(بلاغ القرآن)

بلکہ وہ قرآن مجید، لوح محفوظ

21۔ بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ ﴿۲۱﴾

(ان جھٹلانے سے اس قرآن کا کچھ نہیں بگڑتا) بلکه یه قرآن بلند پایه ہے۔

(فی ظلل القرآن)

22۔ فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾

لوح محفوظ میں (لکھا ہوا)۔

(جالندھری)

- یہ آخری دو آیات سیاق سے سمجھنا تھوڑا مشکل ہے اگر "فی ظلل القرآن) کا اتنا بڑا بریکیٹس نہ لگایا جائے۔

درسِ سورة

✎ اس سورہ کا کل ملا کر مفہوم ان لوگوں کو warn کرنا ہے جو مسلمان/مومنین کو تنگ کرتے ہیں، حتی کے قتل کر دیتے ہیں. چاہے وہ پرانے "جنود" ہوں، فرعوں، عاد ثمود یا اصحاب اخدود، یا نبی کے دور کے مشرکینِ مکہ ہوں. یا آج کے دور کے ہوں. جو حق بات بولنے پر "توہین" کا فتوٰی لگا کر مار ڈالتے ہوں.

اور اللہ نے یہ بھی بتلا دیا ہے کہ تم سمجھتے میرا نام لینے والوں کو پکڑ کر ماردوگے اور میں دیکھتا رہوں گا، پھر یاد رکھان میری پکڑ بھی شدید ہے. إن بطش ربك لشديد.

الحمد لله رب العٰلمين

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اظهر حسين ابڑو (اللَّهُمَّ ٱغْفِرْ لَهُ وَٱرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَٱعْفُ عَنْهُ)

20 آگسٹ 2024

12 جولاء 2025